نقش آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم راشد الحق سمیع حقانی

حج بیت اللہ......اسلام کی عظمت واتحاد کا عالمگیر مظہر

الحمدللہ اسلامی کیلنڈر کے بارہویں اوراشھر حرم میں سے مقدس مہینہ ذوالحجہ شروع ہوگیا ہے۔اس ماہ مقدس میں اسلام کے اہم رکن حج بیت اللہ کے مناسک ادا کیئے جاتے ہیں اور فرزندانِ توحید اطراف عالم سے حج بیت اللہ اور حرم نبویؐ کے دیدار کیلئے جوق در جوق لاکھوں کی تعداد میں جمع ہوتے ہیں۔اس شاندار اجتماع میں شاہ بھی' گدا بھی' فقیر بھی' بوڑھے بھی' جوان بھی' خواتین بھی اور بچے بھی ہوتے ہیں اور ان تمام کی زبان پر ایک ہی ترانہء حج یعنی تلبیہ لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لک لا شریک لک یہ وہ ملکوتی اور روحانی نغمہ ہے جو ہر حاجی کی زبان پر ہوتا ہے جس میں وہ اپنی مکمل اطاعت گزاری جاں سپاری فرمان برداری اور عاجزی وانکساری کا اظہار کرتا ہے۔

کتب میں لکھا ہے کہ یہ حضرت ابراھیم خلیل اللہ کی پکار اور دعوت کا جواب ہے یعنی جب حضرت ابراھیم علیہ السلام تعمیر کعبۃ اللہ سے فارغ ہوئے تو آپ نے کہا اے میرے رب میں بناء کعبہ اور اس کی تعمیر سے فارغ ہوگیا۔اللہ نے ان کو حکم دیا کہ لوگوں کو حج بیت اللہ کے لئے بلاؤ۔ان کو اعلان کرو آپ نے کہا کہ میری آواز کیسے لوگوں کو پہنچ جائے گی۔اللہ نے انہیں فرمایا کہ تم لوگوں کو دعوت دو ان کو پکارو اور باقی لوگوں تک آپ کی آواز پہنچانا میرا کام ہے۔چنانچہ آپ نے کہا: اے میرے مولا! میں کس طرح اعلان کروں؟ اللہ نے فرمایا کہ اے لوگو! اللہ نے تم پر حج بیت اللہ کے قدیم گھر کی زیارت کو فرض کیا ہے۔جب آپ نے یہ اعلان کیا تو آسمانوں اور زمینوں کے درمیان جتنی بھی مخلوق تھی' انہوں نے یہ پکار سنی۔اللہ نے ہر طرف یہ آواز ہر روح تک پہنچادی جس کیلئے حج مقدر تھا جسکی روح نے لبیک کہا اور آج وہی شوق کی دبی ہوئی چنگاری ہے کہ لاکھوں لوگ مختلف مشقتیں برداشت کرتے ہوئے حاضر ہوتے ہیں گویا یہ ابراھیم خلیل اللہ کی اس دعا کی مقبولیت کا اثر ہے جو آپ نے کی تھی۔ہر سال مکہ معظمہ منیٰ وعرفات کی مقدس وادیوں میں لاکھوں فرزندانِ توحید کا عظیم الشان اور مبارک اجتماع اسلام کی ابدی اور عالمگیر شان وشوکت کا ایک بڑا یادگار اجتماع ہوتا ہے۔اسلام کے اس مبارک رکن اور اجتماع کی جہاں سینکڑوں حکمتیں اور روشن پہلو ہیں وہیں ایک بڑا پہلو اس کا یہ بھی نکلتا ہے کہ دنیا بھر کے اقوام وملل پر اسلام اور مسلمانوں کی اجتماعیت' یگانگت' باہمی اتفاق کے باعث بڑا خوشگوار اور مثبت اثر پڑتا ہے۔اس قدر عظیم اجتماع کی دنیا بھر کے مذاہب میں کوئی مثال موجود نہیں۔کاش! جس طرح مسلمان حج کے موقع پر باہمی اتحاد واتفاق اور ایک نظام کے پابند نظر آتے ہیں اسی طرح باقی ساری زندگی میں یہ اسی مثالی نظم ونسق اور ایثار وقربانی پر قائم رہتے تو آج یہود

ونصاری ان پر حکومت نہ کر رہے ہوتے اور نہ ہی مسلمانوں کی عظیم اکثریت ان لوگوں کے سامنے تختہ مشق ستم بنی ہوتی۔ حج اگر چہ خالصتاً عبادات کے مجموعے کا نام ہے اور اسکا اصل مقصد بھی یہی ہے کہ مخلوق اور دنیا کی ساری محبتیں اور کلفتیں ترک کر کے خالق حقیقی کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوا جائے اور زندگی کی تلخ شاموں اور مسائل کے اندھیروں سے نکل کر نور وسحر کے اجالوں میں چندروز جنت نماوادیوں میں بسر کئے جائیں لیکن اس کیساتھ ساتھ اسلام صرف عبادات یا چند رسومات کا نام نہیں بلکہ یہ صبح قیامت تک قائم ودائم رہنے والا زندہ جاوید دین ومذہب ہے۔ اسی مبارک اجتماع کے ذریعے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ یورپ اور مغرب تک یہ پیغام پہنچائیں کہ دین اسلام اور فرزندان توحید تمہارے لئے مزید چارہ کا کام نہیں دے سکتے۔ ہم تمہارے مظالم اور مسلم کش پالیسیوں سے بیزار ہیں۔ ہمیں ماؤں نے غلامی کیلئے نہیں جنا۔ نا ہم نے کبھی ماضی میں تمہیں غلام بنایا اور ہماری تاریخ بھی ایسی تمام خون آشام داستانوں سے پاک اور مبرا ہے جو فی زمانہ تم رقم کر رہے ہو۔ اسلام جیو اور جینے دو کی پالیسی پر روز اول ہی سے کاربند چلا آ رہا ہے۔ لیکن مغرب اور امریکہ مسلمانوں کے خلاف مظالم کرتے کرتے اب دنیا کی سب سے مقدس ترین اور محبوب ترین ہستی محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین سے بھی باز نہیں آ رہے اور مسلسل مختلف منفی کوششوں اور سازشوں کے ذریعے استہزاء' تمسخر اور توہین آمیز کارٹونوں وفلموں کے ذریعے سے مسلمانوں کو اشتعال دلانے سے باز نہیں آ رہے۔ عجیب طرفہ تماشہ ہے کہ مسلمانوں کو تخریب کار بھی کہا جا رہا ہے اور ان پر مظالم بھی ڈھائے جا رہے ہیں۔

حقیقت میں مسلمانوں کی تو ساری زندگی امن وآشتی اور خیر وصلح کی تصویر ہوتی ہے' خود حج کے اجتماع ہی کو لیجئے جس میں صبر' برداشت' اور جنگ وجدل بلکہ ناپسندیدہ باتوں تک سے منع فرمایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پرندوں اور جوؤں اور پسوؤں تک کے قتل سے اجتناب کی تلقین کی گئی ہے۔ پھر کس طرح مسلمان دہشت گرد اور ظالم گردانے جاتے ہیں؟ عالم اسلام کے اہم ممالک فلسطین' عراق' افغانستان اور پاکستان میں کچھ عرصہ سے عالمی قوتیں جو کچھ دہشت گردی کے نام پہ کرا رہی ہیں' اس سے دنیا بھر کے مسلمانوں میں امریکہ اور مغرب کے خلاف انتہائی ناپسندیدہ خیالات اور جذبات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ضرورت آج اس امر کی ہے کہ عالم اسلام کے حکمران اور خصوصاً عرب حکمران مسلمانوں کی صحیح رہنمائی اور مغرب تک مسلمانوں کا واضح پیغام پہنچائیں تب ہی یہ عالم اسلام کے صحیح حکمران اور رہنما تصور کئے جائیں گے اور اس حج کے شاندار اجتماع کے فلسفے اور حکمت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ مسلمانوں میں خودداری اور عبدیت کے عناصر کو زندہ کرایا جائے اور باقی خداوندان زمانہ کے سامنے سر نہ جھکایا جائے اور جہالت اور شرک وکفر کا جو طاغوتی نظام دنیا نے اپنایا ہوا ہے اس کو اپنے اوپر مسلط نہ کیا جائے بلکہ اسلام کے رخ روشن اور اس کے عالمگیر ابدی قوانین کے زیر اثر زندگی اور معاشرے کو ڈھالا اور اپنایا جائے۔ یہی اصل توحید کا پیغام اور حج کا مقصدِ عظیم ہے۔ خداوند تمام حجاج کرام کا حج مقبول فرمائے اور یہ اجتماع امت مسلمہ میں بیداری اور نشاۃ ثانیہ کا ذریعہ ووسیلہ بنے۔ آمین

لبیك اللهم لبیك لا شریك لك لبیك ان الحمد والنعمة لك والملك لك لا شریك لك